

نام: فاطمہ منظور

نظم کا عنوان: مستقبل کی جھلک

ہوا لانا نظر علی خان اس نظم میں مستقبل کی جھلک
 دکھاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ مسلمان جس آزادی اور خود
 مختاری کے لیے اپنے خون کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں وہ
 ضائع نہیں جائے گا حق حیات، جائے گا اور باطل مٹ
 جائے گا جو لوگ، اپنی جان قربان کر رہے ہیں ان کی جگہ
 نئے انجمن طلوع ہوں گے جس کی وجہ سے آسمان مزید
 خوبصورت ہو جائے گا مسلمانوں کا بچہ بچہ جذبہ، جہاد سے
 سرشار ہو کر محمود غزنوی اور الہ اسلان جیسی قوت
 حاصل کرے گا آج صرف آزادی کی بات کرتا ہوں
 جلدی میر جیسی سینکڑوں اہل سخن پیدا ہوں گے جن کا
 نکتہ نکتہ آزادی کی جال ہو جائے گا سامراجی قوتوں کو
 زوال اگر رہے گا برصغیر میں برطانوی اقتدار کا سورج
 غروب ہو جائے گا اور مسلمان سکون کا سانس لیں گے
 آزادی کا نغمہ کچھ دیر میں گو خند والا ہے۔ آج اس
 کا فیصلہ ہو جائے گا کہ آزادی چاہتے ہیں یا غلامی
 کچھ لوگ شاعرانہ باتیں سمجھ رہے ہیں لیکن وہ بہت
 جلد میری ان باتوں کی عملی تصویروں دیکھ لیں
 گے۔

تلخیص نقاری

درختوں کی

کرنا چاہیے

مجوزہ عنوان: درخت ایک نعمت

شجرکاری کی اہمیت

درختوں کی پیدا کردہ گی پائے شعل کا سب

بنتی ہے۔ ان کی بہتات زمین، مٹی اور فضائی

آلودگی کو کم کرتی ہے۔ درخت زمین کو زرخیز بناتے

اور ماحول کو سچاتے ہیں۔ ان سے لکڑی کی صنعت

فروغ پاتی ہے۔ انسانوں اور پرندوں کے یہ دوست

ایندھن کی نذر نہیں لگوتے چاہیے۔